Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار۔ ۱۱۔ شوال ۱۴۱۳ھ، ۴۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش، ۴۔ اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۷۷

انسانی صبر کے پھل

انسانی صبر دو طرح سے پھل لاتا ہے۔ ایک تو صبر بذاتِ خود قانونِ قدرت کی طرح طاقت ہے۔ اور وہ طاقت غیر معمولی طور پر بڑھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور دوسرا (صاحبِ ایمان) کے صبر کے ساتھ دعا کا مضمون شامل ہے۔ جب (صاحبِ ایمان) صبر کرتا ہے تو اسکی دعاؤں میں غیر معمولی طاقت پیدا ہونے لگتی ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو اگر اخلاقِ بد نہ ہوتے تو اخلاقِ فاضلہ کن کا نام ہو سکتا؟ اخلاقِ رذیلہ ہوئے جب ہی اخلاقِ فاضلہ بھی ہوئے۔ کوئی اخلاقِ بد انسان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ جب ہی تو انسان ان کا نقشہ ذہن میں رکھ کر ان کی مذمت کرتا اور اخلاقِ فاضلہ کسی خاص کام کا نام رکھتا ہے اور ان کی تعریف کرتا ہے۔ اگر ذہن میں کوئی کسی امرِ بد کا نقشہ موجود نہیں تو پھر اخلاقِ حسنہ بھی کچھ نہیں۔ ہمیشہ بدی سے ہی نیکی ممتاز کی جاتی ہے۔ اگر ایک ہی پہلو پیدا کیا جاتا تو یقیناً کوئی اجر بھی نہ ہوتا اور کوئی خوشنودی بھی نہ ہوتی (رنج سے راحت، دکھ سے سکھ، ظلمت سے نور، کڑوے سے میٹھا، زہر سے تریاق، بد سے نیک اور گناہ سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ ضدیں دنیا میں پیدا نہ کی جاتیں تو پھر زندگی ہی بدمزہ ہو جاتی) اگر صرف ایک ہی پہلو ہوتا تو وہ تو فطرت میں داخل تھا۔ اس پر اجر کیسا اور ثواب کیا؟ وہ ذریعہ رضامندی کیونکر ہو سکتا؟ وہ تو ایک مجبوری تھی کہ فطرتاً انسان سے اس کے مطابق ہی اعمال سرزد ہوتے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۶۲۴)

عالمِ اسلام پر دنیا بھر میں ہونیوالے دردناک مظالم

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"عالمِ اسلام پر نظر دوڑا کر دیکھیں تو آپ کو ایک طرف بوسنیا دکھائی دے گا۔ ایک طرف فلسطین دکھائی دے گا۔ ایک طرف کشمیر اور بمبئی اور ہندوستان کے بعض دوسرے علاقے دکھائی دیں گے پھر آپ کو عراق میں مختلف مناظر نظر آئیں گے۔ کہیں وہ شیعہ یا کرد اقلیتیں ہیں جن پر کہا جاتا ہے کہ صدام حسین نے ظلم کئے تھے کہیں سارے عراق کے باشندے ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک ڈکٹیٹر کے جبر کے نیچے مجبور ہیں اور اس کے مقابل پر ان سب پر عرصہ حیات تنگ کر دینے کی ظالمانہ کارروائیاں یہ کہتے ہوئے ان کو مجبور کرنا کہ جب تک تم صدام حسین کو اپنے اوپر سے ہٹاؤ گے نہیں ہم تم پر ظلم کرتے رہیں گے۔ عجیب عجیب انصاف کے تصور کھینچے جا رہے ہیں جنکی کسی معقول عقل رکھنے والے کو بھی سمجھ آ ہی نہیں سکتی کہ کیسا انصاف ہے۔ ایک طرف فلسطین کا حال ہے۔ وہاں چھوٹی سی حکومت چھوٹے سے دائرے میں رہنے والی رعونت میں بڑھی ہوئی حکومت ہے اور وہ جب چاہے جس طرح چاہے بے چارے نہتے فلسطینیوں پر جس رنگ میں چاہے ظلم کرتی چلی جائے اور اس کے متعلق جب کوئی آواز اٹھتی ہے تو اس پر بڑی قوموں کا ایک ردِ عمل ہے۔ دوسری طرف بوسنیا کے مسلمانوں پر مظالم کا ایک ردِ عمل ہے۔ تیسری طرف کشمیر کے اور ہندوستان کے دوسرے مسلمانوں پر مظالم کا ایک ردِ عمل ہے۔ پھر عراق کی بات ہے۔ ان سب کا آپ موازنہ کر کے دیکھیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ہر جگہ پیمانے بدلے ہوئے ہیں۔ کہیں آنکھیں بند کر لی گئیں ہیں تو ذکر ہی کوئی نہیں چل رہا۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے

باقی صـ۷ پر

اعلان نکاح

مکرم محمود شریف جنجوعہ صاحب ابن مکرم محمد شریف جنجوعہ صاحب (لاہور چھاؤنی) کا نکاح ہمراہ محترمہ منزّہ الٰہی صاحبہ بنت مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب لاہور مؤرخہ ۱۹۔ مارچ ۹۳ء کو محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دارالذکر لاہور میں پڑھایا۔ محترمہ منزّہ الٰہی صاحبہ محترم چوہدری حمد الٰہی صاحب آف بہلول پور کی پوتی اور حضرت چوہدری محمد شریف باجوہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ساہیوال کی نواسی ہے۔ اور مکرم محمود شریف جنجوعہ صاحب مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف ملتان کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کا بھتیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

ولادت

مکرم انور احمد خالد صاحب مقیم کینیڈا ابن مکرم پروفیسر شیخ منور شمیم خالد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۸۔ فروری ۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر مال کا پڑپوتا اور مکرم حضرت مولوی فضل دین صاحب وکیل سابق مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کا پڑنواسہ اور مکرم عبدالشکور اظہر صاحب کینیڈا کا نواسہ ہے۔

احباب سے نومولود کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کامل موحد بن جاؤ اور پھر تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ اور تمہیں دکھائی دے گا کہ ساری دنیا تمہاری خدمت میں لگی ہوئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش ۔ ۴۔ اپریل ۱۹۹۳ء

اعمال اور ان کے نتائج

اعمال کا اچھا یا بُرا ہونا بہت حد تک نتائج کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ ہم نے کہا ہے "بہت حد تک"۔ اور وہ اس لئے کہ بعض غلط طریق سے کئے گئے کام بھی مطلوبہ نتیجہ بہم پہنچا دیتے ہیں۔ یعنی جو حاصل کرنا ہوتا ہے وہ تو درست ہی ہوتا ہے لیکن جس طریق پر وہ حاصل کیا جاتا ہے وہ درست نہیں ہوتا۔ جو حاصل کرنا ہے وہ بھی درست ہو۔ اور اس کے حصول کے لئے جو طریق اختیار کیا جائے وہ بھی درست ہو۔ تو پھر کہا جا سکتا ہے کہ اچھی بات اچھے طریق سے حاصل کی گئی۔

صحیح راستے پر چل کر جو اچھائی حاصل کی جائے وہ تو سب جانتے ہیں کہ اچھی ہوگی۔ پھر غلط راستہ کیوں اختیار کیا جاتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو بعض اوقات بے یقینی ہوتی ہے کہ درست راستہ سے مطلوبہ وقت میں کام ہو جائے گا یا نہیں۔ دیر لگتی نظر آتی ہے۔ شاید اسی کے پیشِ نظر کہتے ہیں کہ راہِ راست برو۔ اگرچہ دور است۔ یعنی یہ سمجھ کر سیدھا راستہ تو لمبا ہے اور وقت زیادہ درکار ہوگا۔ لوگ غلط راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ یا غلط راستہ اس لئے اختیار کیا جاتا ہے کہ اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ کوئی غلط راستہ چلتے ٹوکے گا اور روک دے گا۔ آنکھ بچا کر بھی غلط راستہ اختیار کر لیا جاتا ہے۔ کون دیکھ رہا ہے چلو یوں کر لیتے ہیں۔ اگر بورڈ لگا ہو کہ گھاس پر نہ چلیں۔ اور گھاس پر چلنے سے راستہ جلد کٹ جاتا ہو تو لوگ آنکھ بچا کر گھاس پر چل پڑتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک دیر یا سویر کا سوال ہے۔ یہ بات تو خدا کے ہاتھ میں ہے کہ وہ ہمیں کس کام کے لئے کتنا وقت دیتا ہے۔ زندگی ہی کا کیا بھروسہ ہے۔ انسان نہیں کہہ سکتا کہ اگلے لمحہ وہ زندہ ہوگا یا نہیں۔ کون سا کام شروع کر سکے گا اور کون سا کام پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا اسے موقعہ ملے گا۔ گویا وقت ہمارا وقت ہے۔ وقت خدا کی دین ہے۔ اس لئے وقت بچانے کی خاطر غلط راستہ کیوں اختیار کیا جائے۔ اور دوسری بات یہ کہ کوئی دیکھے نہ دیکھے خدا تو دیکھتا ہی ہے۔ اس سے نظر کیسے بچائی جائے۔ اور جب وہ دیکھتا ہے تو غلط راستہ کیوں اختیار کیا جائے۔

حل نکل آئے سب مسائل کا
ورنہ ہر چیز ہوگی زیر و زبر
کشت و خوں ہوگا روزِ روشن میں
رات بھی چین سے نہ ہوگی بسر

ــــــ ابوالاقبال

اُنہیں تو جان بھی لے کر یقیں نہیں آیا
مرے خلوص میں شاید کمی رہی ہوگی

عجیب بات ہے پل بھر میں یوں لگا ہم سب
جنم جنم سے یونہی دوستی رہی ہوگی

جو بات کہہ نہ سکے رُوبرُو وہ خوابوں میں
ٹھہر ٹھہر کے کئی مرتبہ کہی ہوگی

فقط ہمیں پہ گراں تھی نہ ہجر کی ساعت
اُن آنکھوں سے بھی وہاں جُوئے خُوں بہی ہوگی

مَیں سوچ بھی نہیں سکتی گریز پائی کا
یہ بات تم سے کسی نے یُونہی کہی ہوگی

صَدا کے بعد اگر بازگشت لازم ہے
تو اُن کے دل میں مری یاد بھی رہی ہوگی

جو غرقِ بحرِ محبّت رہا ہے اُس دِل نے
نہ جانے کیسے تِری بے رُخی سہی ہوگی

امۃ الباری ناصر

نادار مریضوں کے لئے عطایا

صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔ مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج نادار مریضوں کی امداد کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

ــــــ (ایڈمنسٹریٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

روزنامہ ڈان
۱۴ - مارچ ۱۹۹۳ء

پروفیسر امانت علی (کراچی)، روزنامہ ڈان کے ۱۴ مارچ ۱۹۹۳ء کے خطوط کے کالم میں تعلیم کے نئے طریقوں کے متعلق لکھتے ہیں ۔

حال ہی میں تعلیم کی جس نئی پالیسی کا حکومت نے اعلان کیا ہے جس میں اعلیٰ تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور نئی یونیورسٹیوں اور کالجوں کے کھولنے کا اعلان کیا ہے اس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔ جہاں تک اعلیٰ تعلیم کا تعلق ہے اب یہ اکثریت کے لئے بہتر مواقع حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بن گئی ہے ۔ خاص طور پر ان طلباء کے لئے جو اعلیٰ طبقے سے یا درمیانے طبقے سے آتے ہیں ۔ جہاں تک تعلیم دینے کے طریقوں کا تعلق ہے جن کا اصل مقصد یہ ہے کہ طلباء کے ایک محدود گروہ کو تعلیم دی جائے انہیں اب غیر معمولی طور پر زیادہ تعداد کے طلباء کے لئے جو مختلف حلقوں سے آتے ہیں استعمال کیا جاتا ہے ۔ ایک نارمل کلاس کے لئے جو انتظامات کئے جاتے ہیں یعنی شاگرد استاد کی نسبت لائبریری اور لیبارٹری کی آسانیاں اب ٹوٹ پھوٹ رہے ہیں اور ایسا نئے دباؤ کے ماتحت ہو رہا ہے کیونکہ اب مختلف قسم کے طلباء کو پڑھانا پڑتا ہے جو مواقع کے مختلف راستوں کی طرف چلتے ہیں اس ساری بات کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کا معیار گرا ہوا ہے اور ایسا تمام یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پایا جاتا ہے ۔ جہاں تک امریکہ اور انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کا تعلق ہے ۔ اور اسی طرح دیگر ترقی یافتہ ممالک میں بھی ۔ انہوں نے نئے طریقے اختیار کئے ہیں جو یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں ۔ یہی باتیں نیچے بیان کی جا رہی ہیں ۔ اور ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے ملک میں اعلیٰ تعلیم کے تمام اداروں میں میں جس قدر جلد ممکن ہو ان کو اپنایا جائے ۔

یہ تجویز جو پیش کی جا رہی ہے یہ کلاس روم میں تعلیم دینے سے تعلق رکھتی ہے اور اس پر خرچ آنے والی رقم بھی نہایت قلیل ہے بہ نسبت ان فوائد کے جو اس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔

لیکچر / نوٹ طریقہ تعلیم ۔ اس طریقہ تعلیم میں تعلیم دینے والے ایک ٹھوس شکل تیار کرتے ہیں یعنی جس طرح انہوں نے اپنے فرائض کو سرانجام دینا ہوتا ہے اور اپنی ذمہ داریاں نبھاتی ہوتی ہیں ۔ کلاس کے ہر پیریڈ میں لیکچر دیتے وقت یا لیبارٹری میں پریکٹیکل کرواتے وقت کلاس کے ہر طالب علم کو اس آؤٹ لائن یا نوٹس کی ایک کاپی دی جاتی ہے جس میں یہ تجاویز بھی پیش کی جاتی ہیں کہ وہ کون کون سے متعلقہ حصے پڑھیں (ان کتابوں سے جو مقرر کی گئی ہیں یا جن کی سفارش کی گئی ہے) یہ وہ طریق ہے جو امریکہ اور برطانیہ کی تمام یونیورسٹیوں میں رائج ہے ۔ ایک ایسا فولڈر (پمفلٹ) جس میں لیکچروں کی تمام آؤٹ لائنز درج ہوتی ہیں اور ان پیراگرافوں کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں جو ریفرنس کے طور پر استعمال کئے جانے مقصود ہوتے ہیں ۔ نوٹس گھر پر مطالعے کے لئے بھی خاصے مفید ہوتے ہیں اور امتحان کی تیاری کے لئے بھی اگر طالب علم نے کلاس روم سے خالی ہاتھ باہر چلے جانا ہو تو اس کے لئے کلاس میں حاضری کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا ۔ یہ طریق جو نہایت مؤثر ہے اور جس کے پروگرام باقاعدگی سے بنائے جاتے ہیں ۔ یہ اساتذہ کو اس بات سے دفاع کا موقعہ دیتا ہے کہ طلباء نے امتحانات میں اچھے نمبر نہیں لئے (یعنی وہ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے انہیں سب کچھ دیا تھا اور اس کا ثبوت موجود ہے ۔ ناقل)

دوسرا طریقہ ٹیم ٹیچنگ کا ہے ۔ حالیہ سالوں میں اعلیٰ تعلیم کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے ۔ اس سے بعض نئی باتیں سامنے آئی ہیں پرانا طریقہ جو روایتی اتھارٹی کا تھا اب استعمال نہیں کیا جاتا ۔ اس طریقے میں یہ دیکھا جاتا تھا کہ استاد علم دینے والا ہے اور طالب علم اس علم کو حاصل کرنے والے ہیں اب نیا طریق اختیار کیا جاتا ہے یہ ایسا ہے جس میں دونوں کے بہت زیادہ تعاون کی ضرورت ہے یعنی اساتذہ اور ان کے شاگردوں کا آپس میں خاصا زیادہ تعاون ہونا چاہیئے ۔ یہ ڈائنامک اپروچ ٹیم ٹیچنگ کہلاتی ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ استاد باقاعدگی کے ساتھ ذمہ داری میں شریک ہوتے ہیں اور یہ ذمہ داری منصوبہ بندی سے تعلق رکھتی ہے اور تعلیمی اسباق کے پیش کرنے سے اور دیئے گئے موضوعات پر ایک ہی کلاس میں بحث و تمحیص سے اس سسٹم کے ماتحت ایک استاد موضوع کے اوپر تعلیم دیتا ہے اور دوسرا استاد حاضری اور ڈسپلن کا خیال رکھتا ہے ۔ وہ ان اہم نکات کی طرف بھی توجہ دیتا ہے جنہیں مزید واضح کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے جب پہلا استاد اپنا کام ختم کر چکتا ہے تو دوسرا استاد وہیں سے آگے شروع کر دیتا ہے پہلے وہ دیئے گئے سبق کا خلاصہ پیش کرتا ہے اور اس کے بعد پھر اپنے ریمارکس دیتا ہے ۔ جہاں تک تعلیمی لیڈرشپ کا تعلق ہے یہ آپس میں گردش کرتی ہے اور ضروریات اور یہ گردش تعلیم کے موضوع کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ۔

ٹیم ٹیچنگ سسٹم کے مطابق سارا ڈیپارٹمنٹ تعلیم دینے کے پروگرام میں مصروف ہوتا ہے اور وہ ہر اس کلاس سے وہی کچھ کرتے ہیں جو ان کے تعلیمی نصاب کے ماتحت ان کے سامنے آتی ہے ۔ یہ کثیر الجہات توجہ ایک ہی موضوع پر مختلف اساتذہ دیتے ہیں اور یہ اساتذہ بھی مختلف کوالیفکیشن رکھنے والے ہوتے ہیں ۔ اور ان کا تجربہ بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے ۔ لیکچروں کو زیادہ دلچسپ اور فکر انگیز بنا دیتی ہے ۔ اس کے علاوہ جہاں تک جوابدہی کا تعلق ہے یہ اس سارے سسٹم کے اندر ہی موجود ہوتی ہے ۔ کیونکہ ایک ٹیچر کے تعلیم دیتے وقت دوسرے اساتذہ بھی کلاس روم میں موجود ہوتے ہیں جہاں تک ٹیم ٹیچنگ کا تعلق ہے اس میں مزید سٹاف کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ لیکن بڑی توجہ کے ساتھ ٹائم ٹیبل کی منصوبہ بندی اور لیڈرشپ میں مہارت کی ضرورت پیش آتی ہے ۔

شذرات

بمبئی میں دھماکوں کے ملزم

بتایا گیا ہے کہ بمبئی میں بموں کے دھماکے جس سے ۲۵۰ سے زیادہ افراد مارے گئے تھے کے سلسلہ میں دو افراد جن کو گرفتار کرنا مقصود تھا وہ ایک نواحی بستی میں پولیس اور ان کی فائرنگ کے دوران فرار ہو گئے ۔ بمبئی کی پولیس نے بتایا ہے کہ انہوں نے ساری رات ان دو مبینہ ملزموں کو تلاش کرنے کی کوشش کی اور پتہ چلا کہ وہ بمبئی کے مضافات میں موجود ہیں ۔ مضافات کے اس علاقے کا نام جوہو ہے ۔ بمبئی سے پولیس کے امر جیت سنگھ سمرا نے ان دو آدمیوں کے متعلق یہ نشاندہی کی کہ ان میں سے ایک فیلو خان ہے جس کی عمر ۳۰ سال ہے اور ایک منگیش تارڑ جس کی عمر ۲۶ سال ہے ۔ ان دونوں کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بمبئی میں انہوں نے پہلے بھی مجرمانہ کارروائیاں کی ہیں ۔ انہوں نے تین بڑے بڑے ہوٹلوں میں اپنے لئے کمرے مخصوص کروا رکھے تھے، اور یہ وہی جگہ ہے جہاں پر جمعہ کے دن بم پھٹے ۔ امریکہ کے ماہرین بھی بمبئی پہنچ چکے ہیں وہ تفتیش میں ہندوستانی پولیس کی مدد کریں گے ۔ امریکہ کے سفارت کار جو ہندوستان کے تجارتی مرکز میں ہیں نے ان دو افراد کے حلیے بتانے سے فی الحال انکار کیا ہے ۔ اگرچہ پولیس نے ان لوگوں کے اور اپنے مبینہ مجرموں میں مشابہت پائی ہے ہندوستانی پولیس نے کہا ہے کہ اسے جہاں سے بھی مدد ملے گی وہ لینے کے لئے تیار ہے ۔ شرد آپوار جو اب یہاں کے وزیراعلیٰ ہیں نے صوبے کی اسمبلی کو بتایا کہ جس خام مال سے یہ بم تیار کئے گئے ہیں وہ باہر سے لایا گیا تھا لیکن ان کو اسمبل یہیں ہندوستان میں کیا گیا ۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں بیرونی ملکوں کے رابطے بھی شامل ہیں اگرچہ انہوں نے یہ تو نہیں بتایا کہ ان کے خیال میں اس واقعہ کے ذمہ دار کون لوگ ہیں لیکن پولیس نے پاکستان اور سری لنکا کو اس میں ملوث کرنے کی کوشش کی ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد جاوید

ناروے

روزمرّہ زندگی

ناروے، یورپ اور پھر اس طرح دنیا کے امیر ممالک کی فہرست میں شمار ہوتا ہے۔ عام لوگوں کا معیارِ زندگی بہت اچھا ہے۔ لیکن اس معیار کو قائم رکھنے کی خاطر عام لوگوں کو بہت محنت اور تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ عمومی طور پر مرد اور عورت دونوں ہی کام کرتے ہیں۔ تاکہ انہیں آسائش کی زیادہ سے زیادہ اشیاء میسر آسکیں۔ خاوند اور بیوی یعنی مرد اور عورت دونوں کے کام کرنے کی وجہ سے خاندانی حالات کافی متأثر ہوتے ہیں۔ اور اس طرح سے ماں باپ بچوں کو خاطر خواہ وقت نہیں دے سکتے جو کہ بعض اوقات اُن کی تربیت پر برے اثرات مرتب کرتا ہے۔

ناروییجن لوگ عام طور پر بہت ٹھنڈے مزاج کے ہیں۔ لڑائی جھگڑا سے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ دور رہیں۔ شاید اس میں موسم کے اثر کا بھی حصّہ ہو۔ کیونکہ سرد ترین ملک ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ادب اور اخلاق سے ملتے ہیں۔ لیکن اجنبی لوگوں سے بہت جلد مانوس نہیں ہوتے۔ اگر آپ بس پر یا ٹرین میں سفر کر رہے ہوں تو آپ کو مکمل خاموشی نظر آئے گی۔ سفر کے دوران بعض افراد مطالعے میں مصروف رہتے ہیں۔ ناروییجن لوگ بہت زیادہ مہمان نواز بھی نہیں ہیں۔ اگر آپ اپنے کسی ملنے والے کی طرف چلے جائیں تو وہ آپ کو اخلاقاً چائے کافی یا ٹھنڈے مشروبات کے متعلق پوچھ لے گا۔ اگر آپ انکار کردیں تو پھر تکلف بالکل نہیں کرتے۔ تارکینِ وطن کی تعداد میں گذشتہ کچھ عرصہ سے اضافہ ہوا ہے اب کچھ حد تک یہ لوگ "تارکین وطن کی طرف بھی متوجہ ہو رہے ہیں اور ان کے معاشرے اور تہذیب وغیرہ کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ناروییجن کی بھاری تعداد تارکین وطن افراد کے خلاف نہیں ہے لیکن ایک ٹولہ ایسا ضرور ہے جو کہ غیر ملکیوں کے خلاف ہے اور اس سلسلہ میں اپنی کارروائیوں میں مصروف رہتا ہے۔ آجکل ملک میں بے روزگاری بہت بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے ایسے گروہ جو کہ تارکینِ وطن کے خلاف ہیں مطالبہ کرتے ہیں کہ غیر ملکیوں پر پابندیاں لگائی جائیں تاکہ ناروییجن کے لئے روزگار کے دروازے کھلے رہیں۔

زندگی کی تمام آسائشیں حاصل کرنے کیلئے لوگ بہت تگ و دو کرتے ہیں۔ جس سے عائلی زندگی متأثر ہو رہی ہے۔ طلاق بہت عام ہوگئی ہے اور گذشتہ کچھ سالوں میں اس میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ شادی کا رجحان کم ہو رہا ہے جبکہ مرد اور عورت کے اکٹھے رہنے کا رواج بغیر شادی کے بڑھ رہا ہے۔ ان لوگوں کو گورنمنٹ کی طرف سے تحفظ بھی ملتا ہے گویا کہ ایک لحاظ سے شادی کے بغیر بھی وہ میاں بیوی والے فرائض اور حقوق کے ذمّہ دار ہوتے ہیں۔ باقی یورپ کی طرح ناروے میں بھی فحاشی اور بے حیائی عروج پر ہے۔ اور اس میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ منشیات اور اس کے استعمال کرنے والوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے گو کہ حکومت اسے روکنے کے لئے بہت جدوجہد کر رہی ہے اور بہت بھاری رقم اس کام میں استعمال کر رہی ہے۔ جرائم کی شرح میں بھی گذشتہ کچھ عرصہ سے اضافہ ہوا ہے۔ لیکن عام شہری اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور نہیں کرتا۔

ناروییجن لوگوں کی پسندیدہ خوراک میں مچھلی بھی شامل ہے۔ اس طرح دن میں ایک دفعہ کوشش کرتے ہیں کہ گرم کھانا کھا سکیں۔ کھانے اکثر اُبلے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن میں سبزیاں، گوشت، مچھلی وغیرہ شامل ہوتی ہے۔ آلو کا استعمال بہت کثرت سے کرتے ہیں۔ اور بہت حد تک گرم کھانے میں اُبلے ہوئے آلو ضرور استعمال کرتے ہیں۔

مضمون کی طوالت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے باقی چیزوں کو سر دست چھوڑتے ہوئے ناروے کے تعلیمی معیار کی طرف چلتا ہوں۔

تعلیمی نظام

ناروے میں خواندگی تقریباً ۱۰۰٪ ہے۔ ملکی قوانین کے مطابق سات سال کی عمر میں بچہ سکول شروع کرتا ہے۔ اس عمر سے قبل بچّہ نرسری یا کنڈر گارٹن وغیرہ جانا شروع کر دیتا ہے۔ بعض بچے چھ سال کی عمر میں سکول جانا شروع کر دیتے ہیں جسے یہاں کی زبان میں FORSKOLE یعنی ابتدائی سکول کہا جاتا ہے۔ تاکہ بچہ سکول کے ماحول سے واقفیت کے ساتھ ساتھ ابتدائی تعلیم میں مشق کر سکے۔ نویں جماعت تک جسے مقامی زبان میں UNGDOMSKOLE یعنی بنیادی تعلیم کہتے ہیں۔ ہر نارمل بچّے کے لئے لازمی ہے۔ اس کا اطلاق ناروے میں مقیم تمام باشندوں پر ہوتا ہے خواہ وہ غیر ملکی ہی کیوں نہ ہوں جو بچہ سکول نہ جائے اس سے اس سلسلہ میں پوچھ گچھ کی جاتی ہے۔ عام سکولوں میں تدریس کے دوران یونیفارم کی قید نہیں ہے۔ پہلی سے پانچویں جماعت تک کا سکول GRUNNSKOLEN اور چھٹی سے نویں جماعت تک UNGDOM SKOLEN یعنی نوجوانوں کا سکول کہلاتا ہے۔ تدریس کے دوران بچوں اور والدین کی حکومت بھرپور مدد کرتی ہے۔ بچوں کو سکول میں تمام نصابی کتب عاریتاً مہیّا کی جاتی ہیں۔ اور ہدایت کی جاتی ہے کہ کتب کو احسن طریق سے استعمال کریں تاکہ آئندہ بھی ان سے طالب علم استفادہ حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ سٹیشنری کی بہت سی اشیاء بھی سکول اپنے بجٹ سے طلبا کو مہیّا کرتا ہے۔ اب سکولوں کے بجٹ میں کچھ کمی واقع ہو رہی ہے جس سے طلباء بھی کچھ حد تک متأثر ہوتے ہیں۔ تقریباً تمام سکول گورنمنٹ کی نگرانی میں کام کرتے ہیں پرائیویٹ سکولوں کا وجود تو ہے لیکن بہت ہی قلیل تعداد میں ہیں۔

پرائیویٹ سکولوں میں۔ امریکن برٹش اور اس طرح فرنچ ایمبیسی والوں نے اپنے سکول کھول رکھے ہیں۔ جن میں ان کا اپنا اپنا نصاب ہے۔ اس کے علاوہ مذہبی یعنی عیسائی تنظیموں میں سے بعض نے اِکّا دُکّا سکول چلانے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اور گورنمنٹ انہیں کچھ حد تک مالی تعاون بھی فراہم کرتی ہے۔ کیونکہ پرائیویٹ سکول کو چلانے کے لئے کثیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے پرائیویٹ سکول چلانا بہت دشوار کام ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کے قوانین بھی بہت سخت اور واضح ہیں۔ جس کی وجہ سے پرائیویٹ سکول بہت کم ہیں۔

سکول میں طبّی سہولیات

سکول میں عام طور پر طبی سہولیات بھی ممکن حد تک فراہم کی جاتی ہیں۔ سکول میں ہیلتھ نرس بچوں کو صحت کی جملہ ابتدائی سہولیات پہنچانے کی ذمّہ دار ہوتی ہے۔ ہر سکول کو ہیلتھ نرس کی سہولت میسر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ باقاعدگی سے ڈاکٹر بھی بچوں کی بیماریوں کے سلسلہ میں سکول میں اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ سکول کے ابتدائی سالوں میں بچوں کا باقاعدگی سے طبّی معائنہ کیا ہے اور پروگرام کے مطابق بچوں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ اور دفاع کے لئے ٹیکے وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔ اس طرح دانتوں کے ڈاکٹر بچوں کا باقاعدگی سے دانتوں کا معائنہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ سات سال سے کم عمر کے بچوں کا عمومی طور پر مفت علاج ہوتا ہے۔ دانتوں کی عام بیماریوں کا مفت علاج ہوتا ہے اور طلباء کو مفت گولیاں وغیرہ دی جاتی ہیں۔ تاکہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اس طرح سکول میں ماہر نفسیات کی سہولت بھی میسر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ بچوں کی نفسیات کا علم بھی ہوتا ہے اور اگر کسی بچے کو اس سلسلہ میں کوئی شکایت ہو تو جلد اس کا علاج شروع کیا جا سکے۔

نصاب اور تدریسی طریقہ کار

تدریسی نصاب تیار کرتے وقت طلبا۔ ماہرین تعلیم اور اساتذہ کے علاوہ والدین کو بھی اس سلسلہ میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ نصاب تیار کرتے وقت جملہ تمام ضروری امور کو مدِّنظر رکھ کر نصاب تیار ہوتا ہے۔ عام طور پر دس سال کے لئے نصاب تیار کیا جاتا ہے۔

تعلیمی نظام کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ پہلی جماعت سے نویں جماعت تک کوئی بچہ فیل نہیں ہوتا بچہ بہت کمزور بھی ہو تو اسے اگلی کلاس میں بٹھا دیا جاتا ہے۔ سالانہ امتحان کی کارکردگی پر سارا دارومدار نہیں ہوتا۔ اسی طرح بعض بچے جب نویں جماعت کے بعد مزید تعلیم کے لئے اگلی کلاسوں میں جاتے ہیں تو ان کو بعض اوقات بہت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پاس/فیل کا نظام نہ ہونے کے باوجود سکول میں امتحانات ہوتے رہتے ہیں اور والدین کو بچے کی تعلیمی حالت کے متعلق باقاعدہ آگاہ رکھا جاتا ہے۔ سکول کے نظام کو احسن بنانے اور جمہوری طریق پر چلانے کی غرض سے چھوٹی چھوٹی کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ والدین کی بھی ایک کمیٹی ہوتی ہے۔ طلباء کی کمیٹی میں ساتویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے نویں جماعت کے طالب علم شامل ہوتے ہیں۔ ہر کلاس میں سے دو طلباء چنے جاتے ہیں اسی طرح ابتدائی کلاسوں کے طلباء اپنے اساتذہ میں سے کسی کو اپنا نمائندہ چن لیتے ہیں۔ ان تمام منتخب شدہ طلباء میں سے دو کا چناؤ سکول کی انتظامیہ کمیٹی کے لئے ہوتا ہے۔ والدین کی کمیٹی بھی چناؤ سے تشکیل پاتی ہے۔ ہر کلاس کے طلبا میں سے دو والدین کا چناؤ ہوتا ہے اور پھر یہ سب مل کر اپنا صدر، نائب صدر اور سیکرٹری وغیرہ کا چناؤ کرتے ہیں۔

سکول کی مرکزی کمیٹی کا کام جس میں ان تمام مندرجہ بالا کمیٹیوں کے ممبران ہوتے ہیں۔ سکول کا تمام نظم و نسق چلانا ہوتا ہے۔ یہ کمیٹی سکول کے بنیادی ڈھانچے کے لئے کام کرتی ہے اور اہم فیصلے صادر کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں ایک نمائندہ محکمہ تعلیم کی طرف سے بھی شامل کیا جاتا ہے۔

نویں جماعت تک کے سکول اضلاع یا KOMMUNE کے ذمہ ہوتے ہیں جبکہ اس کے بعد کی تعلیم صوبائی اور مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

تدریسی سال کے دوران کم و بیش دو دفعہ بچے کے متعلق تفصیلی رپورٹ والدین تک پہنچائی جاتی ہے۔ اس میں بچے کی تعلیمی حالت کے علاوہ بچے کی اخلاقی حالت کے متعلق بھی والدین کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ ہنگامی صورت میں والدین کو سکول میں بلا لیا جاتا ہے۔ بچے کے غیر حاضر ہونے کی صورت میں والدین کو اس غیر حاضری کی وضاحت لکھ کر کرنی پڑتی ہے۔ بغیر کسی وجہ کے غیر حاضر رہنے پر بچے کے مجموعی کیریکٹر پر منفی اثر پڑتا ہے۔

سکول میں لئے گئے چھوٹے چھوٹے امتحانی پرچوں اور ان میں طالب علم کی کیفیت کے بارے میں بھی والدین کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اور والدین اور اساتذہ کے درمیان رابطہ رکھنے کی غرض سے بچے کے پاس ایسی ڈائری موجود ہوتی ہے جس میں دونوں اطراف سے پیغام لکھے جا سکتے ہیں۔

طلباء اور اساتذہ آزاد ماحول میں ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں جس طرح عام ماحول میں بڑے چھوٹے کا نام لے کر پکارا جاتا ہے۔ سکول میں بھی بچے اساتذہ کا نام لے کر پکارتے ہیں۔ سکول میں جسمانی سزا بالکل منع ہے۔ اور اگر کوئی استاد خلاف ورزی کرے تو اس کی شکایت کی جا سکتی ہے۔

نویں جماعت کی تعلیم کے بعد طالب علم اپنے تعلیمی نصاب کو جاری رکھنے کے لئے آزاد ہوتے ہیں نویں جماعت کے بعد کالج کی پڑھائی ہوتی ہے یہاں کی مقامی زبان میں کالج کو بھی سکول ہی کہتے ہیں۔ یعنی کہ مزید تعلیم حاصل کرنے کا سکول۔ نویں جماعت تک جو طالب علم دل لگا کر پڑھتے ہیں اور ذہین ہوتے ہیں۔ ان کو داخلہ ملنے میں آسانی رہتی ہے۔ جبکہ کمزور طالب علموں کے لئے کالج میں داخلہ کے وقت کافی مشکلات ہوتی ہیں۔ ناروے کی آبادی تو بہت کم ہے تاہم ابھی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے طالب علم کو کافی تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کی تعداد ابھی بہت کم ہے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بہت سے طالب علم یورپ کے مختلف ممالک یا امریکہ وغیرہ بھی جاتے ہیں۔ ان تمام اچھے پہلوؤں کے ساتھ ساتھ عام معاشرے کی برائیاں اور بیماریاں تعلیمی اداروں کا رخ بھی بہت تیزی سے کر رہی ہیں۔ اس طرح ان اداروں میں بھی فحاشی۔ بے حیائی اور منشیات جیسی لغو چیزوں کا بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ بعض طالب علم بہت چھوٹی عمر میں ہی سگریٹ نوشی اور شراب کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔

ناروے میں احمدیت

ناروے میں گو مشن ہاؤس اور بیت النور کو قائم ہوئے بارہ سال ہی گزرے ہیں لیکن ناروے سے احمدیت کا تعلق خاصا پرانا ہے۔ اس علاقہ میں سب سے پہلے آنے والے احمدی غالباً حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ جنہوں نے آج سے اسّی سال قبل اس ملک میں سیر کی غرض سے سفر کیا۔ اس وقت آپ برطانیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اس سفر میں پیش آنے والے خوشکن اور تکلیف دہ حالات کا ذکر آپ نے اپنی سوانح حیات "تحدیث نعمت" میں درج کیا ہے جو کہ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انہیں پڑھ کر ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح ایک احمدی نے ۱۹۱۲ء میں ناروے کی سرزمین میں قدم رکھا۔ (تحدیث نعمت ایڈیشن ستمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۶۰)۔ اس کے بہت عرصہ کے بعد سید کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیوین ممالک میں تشریف لائے۔ آپ بھی نہایت جوانی کے دور میں یہاں آئے اور نہایت مشکلات کے دور میں۔ ڈنمارک سویڈن۔ ناروے۔ فن لینڈ اور آئس لینڈ وغیرہ میں گھوم پھر کر لوگوں کو حق کی طرف بلاتے رہے۔ آپ غالباً پچاس کی دہائی میں یہاں تشریف لائے تھے۔ اور آجکل بھی خدمتِ سلسلہ میں مصروف ہیں آپ کی کوششوں سے بہت سے مقامی احباب حلقہ بگوش احمدیت ہوئے اور ان سب میں سے ناروے میں سب سے زیادہ نمایاں اور مخلص پھل نور احمد صاحب بولستاد کی صورت میں جماعت کو عطا ہوا۔ آپ نے تقریباً سولہ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اور اب تک اللہ کے فضل سے ایمان اور تقویٰ میں تیزی سے قدم بڑھا رہے ہیں۔ آپ جماعت کے امیر بھی رہ چکے ہیں۔ آجکل ایڈیشنل امیر ہیں اور قرآن پاک کا نارویجین ترجمہ کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ بھی غالباً پچاس کی دہائی میں ہی احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ سید کمال یوسف صاحب نے ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ ناروے کی امارت کے فرائض احسن رنگ میں ادا کئے اور جماعت کو ناروے میں مضبوط بنیادوں پر قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا احسن اجر عطا فرمائے۔

ناروے میں احمدی زیادہ تعداد میں ستر کی دہائی میں پاکستان، ہندوستان وغیرہ سے آئے۔ کافی دیر تک جماعت اپنے اجلاسات اور پروگرام مختلف مقامات پر منعقد کرتی رہی۔ اور اس امر کا شدت سے احساس ہونے لگا کہ اجتماعیت کو قائم رکھنے کی خاطر اور دینِ حق کو احسن رنگ میں اس ملک میں پھیلانے کی خاطر اپنا ایک مرکز ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس کے لئے دعا کے ساتھ کوشش شروع ہوئی اور بالآخر ۱۹۷۹ء میں جماعت نے ایک بلڈنگ مشن اور بیت کی غرض سے خریدی۔ خدام اور جماعت کے ہر فرد نے انتھک محنت سے اس بلڈنگ کو مشن اور بیت کے لئے تیار کیا۔ اور اس طرح دنیا کے اس سرد ترین کنارے میں بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے قائم کردہ نظام وقار عمل کو جاری رکھا۔ یہ مشن اور بیت النور شہر کے بہت ہی خوبصورت اور پُرامن علاقے میں واقع ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ۱۹۸۰ء میں جبکہ آپ یورپ اور سپین وغیرہ کے دورے پر تھے۔ اگست کے مہینہ میں اس کا باضابطہ افتتاح فرمایا۔ اس مشن ہاؤس کی خرید سے قبل بھی حضور تشریف لاتے رہے اور اس کے بعد بھی تشریف لائے اور اب تک حضور انور امام جماعت احمدیہ الرابع متعدد بار ناروے کو یہ اعزاز بخش چکے ہیں کہ آپ یہاں متعدد بار تشریف لائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کو بھی ناروے میں احمدیت کے پیغام کو پھیلانے کا جنون کی حد تک شوق تھا اور موجودہ امام بھی اس بارے میں متعدد بار نصائح فرما چکے ہیں کہ جس طرح ناروے کو خدا تعالیٰ نے ہر طرح کا ظاہری حسن عطا کر رکھا ہے گویا کہ بے تحاشہ حسین قدرتی نظارے ہیں اور قدرت کے حسن سے ملک مالا مال ہے حضور کی خواہش ہے کہ یہ ملک اور اس کے باشندے روحانیت کی دولت سے بھی مالا مال ہو جائیں۔ دونوں اماموں نے اس ملک کو گھوم پھر کر بھی دیکھا ہے اور اس کے حسن کی تعریف کی ہے۔ یہاں کی مچھلی یورپ اور امریکہ میں بہت مشہور ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کو بھی یہاں کی مچھلی کی ایک قسم لکس LAKS بہت پسند تھی۔ حضرت امام جماعت کی بار بار تشریف آوری سے ناروے میں احمدیت بہت حد تک متعارف ہو چکی ہے۔ کیونکہ پریس اور ٹی وی وغیرہ حضور کی آمد پر خبریں وغیرہ نشر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضور یہاں کی اہم شخصیات سے بھی مل چکے ہیں۔ ناروے میں اس وقت جماعت اللہ کے فضل سے ساڑھے چھ سات سو افراد پر مشتمل ہے۔ دو جگہ پر مشن ہیں اور دو مربی دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف ہیں۔

احمدی ملک کے مختلف علاقوں میں مقیم ہیں۔ لیکن بھاری تعداد دارالحکومت اوسلو اور کرسٹیان سانڈ KRISTIANSAND میں ہے۔ ان دونوں جگہوں پر جماعت کے مراکز ہیں اور مربی کام کر رہے ہیں اس طرح اوسلو کے علاقہ کو مختلف حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ان حلقوں میں صدارت کا نظام قائم ہے۔ ناروے میں مقیم احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیغام حق کو لوگوں تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کامیابیوں سے بھی نوازتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــ میر غلام احمد نسیم

مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ زوجہ فضل دین صاحب

ہماری ہمشیرہ امینہ بیگم زوجہ فضل دین صاحب محلہ باب الابواب مورخہ ۴ فروری شام ۷ بجے فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ انہیں ایک ہفتہ قبل دل کا حملہ ہوا تھا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا۔

ہمشیرہ موصوفہ دھوڑیاں علاقہ پونچھ کشمیر میں وہاں کے ہمارے واحد احمدی گھرانہ کی فرد تھیں۔ ۱۹۴۲ء میں اس وقت کے لحاظ سے وطن سے دور یعنی پٹھان کوٹ میں رشتہ مربی سلسلہ مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی وساطت سے طے ہوا۔ آج تو شائد یہ بات عجیب معلوم نہ ہو لیکن اس دور کے لحاظ سے ایک کوہستانی لڑکی کو سینکڑوں میل دور میدان کے چلچلاتی دھوپ والے علاقے میں بیاہ دینا اس کے لئے اور والدین کے لئے بڑی قربانی تھی۔ اور یہ سب کچھ احمدیت کی وجہ سے کیا گیا تھا۔

ہمشیرہ موصوفہ رہن سہن کے لحاظ سے مکمل طور پر ایک مختلف ماحول سے دوچار ہوئی۔ ابتدا میں شکوے شکایات بھی ہوئی ہوں گی۔ لیکن بعد کے کم و بیش پچاس سال ازدواجی زندگی کے بڑے صبر و شکر اور سکون کے گذارے۔ مالی لحاظ سے مشکل اوقات بھی آئے۔ خصوصاً تقسیم ملک کے بعد تو شدید تنگی ترشی کا دور بھی ان پر گذرا لیکن کبھی شکوہ و شکایت زبان پر نہ آیا۔ کثیر العیال بھی تھیں لیکن ہر ایک سے اچھا سلوک ہی کرتیں۔ نہ صرف خود صبر سے کام لیتیں بلکہ دوسروں کو بھی صبر و شکر سے رہنے کی تلقین کرتیں۔

گذشتہ دس سال سے بعض بچوں کے برسر روزگار ہونے سے حالات کسی قدر بہتر ہو گئے تھے۔ لیکن کم و بیش اسی دوران جسمانی عوارض نے گھیر لیا تھا۔ گذشتہ چند سالوں سے ذیابیطس کی بیماری نے گھیر لیا تھا۔ اور کافی کمزور ہو رہی تھیں۔ لیکن باوجود اس کے ہشاش بشاش نظر آتیں۔ ملاقات پر ہر وقت مسکراتی رہتیں۔ گذشتہ سال جولائی میں جلسہ سالانہ یو کے میں شرکت کی تگ و دو کرنے لگیں۔ ویزے کے حصول کے لئے اسلام آباد جانے لگیں تو مجھے ملنے آئیں۔ صحت بہت کمزور معلوم ہو رہی تھی۔ میں نے روکنا چاہا لیکن کہا کہ شاید پھر حضور کی زیارت نصیب ہو یا نہ ہو ویزا نہ مل سکا اور ان کی خواہش پوری نہ ہو سکی لیکن جذبہ کی داد دینا پڑتی ہے۔

وفات سے دو روز قبل ہسپتال میں ملنے گیا جسم کے لحاظ سے بے چینی کا اظہار کیا لیکن حواس پر پورا قابو تھا۔ باتیں کرتی رہی اور اس بات کا اظہار کیا کہ غالباً وہ اس بیماری سے جانبر نہ ہو سکے گی لیکن اس کی ایک خواہش کہ اس کی بیٹی جو جرمنی سے آنے کے انتظامات کر رہی ہے وہ آجائے اور اس سے چند باتیں کر لوں اور پھر بے شک رخصت ہو جاؤں۔ دیگر رشتہ داروں کو بھی ایک ایک کر کے یاد کیا اور جو ربوہ میں موجود نہ تھے انہیں سلام پہنچانے کے لئے کہا۔ اس وقت مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ دوبارہ میں انہیں ہوش میں نہیں مل سکوں گا۔ دوسرے دن وہ ہوش میں نہ تھیں۔ صبر کا پیکر بستر مرگ پر بے حس تو نہیں لیکن بے زبان پڑا تھا اور اگلے لمحہ ہماری پیاری بہن ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو چکی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ نہایت نیک اور صابر روح تھی۔

بقیہ صفحہ ۵

کی درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد اس ملک کے قدرتی حسن کی طرح ان کو روحانی حسن بھی عطا کرے اور یہ جلد پیغام حق کو قبول کر کے اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

"اس سال کو انسانیت کا سال بنائیں۔ جتنی طاقت ہے اس کے مطابق دنیا کو صحیح پیغام پہنچائیں۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

آپ کا خط ملا

مکرم بریگیڈیئر ریٹائرڈ سید ممتاز احمد لکھتے ہیں:

یکم مارچ کو آپ نے بوفے پر بہت اچھا اداریہ شائع کیا۔ اس مضمون پر کچھ OBSERVATIONS اس عاجز کی بھی ہیں جو پیش خدمت ہیں۔ اگر مفید خیال کی جائیں تو شائع کر دیں

اللہ تعالیٰ الفضل کو ہر لحاظ سے مفید دلچسپ اور باعث برکت بنائے

بوفے کھانے

انگریزی میں یہ لفظ BUFFET لکھا جاتا ہے۔ جب اس کا اطلاق "ایسی میز جس پر کھانے رکھے ہوں" پر ہو صرف تب اس کا تلفظ "بوفے" ہو جاتا ہے۔ ورنہ بفٹ پڑھا جاتا ہے بہت سے احباب کو دعوت دینے کا یہ آسان طریقہ ہے۔ اس کی کامیابی کیلئے چند ضروری باتوں کو زیر غور رکھیں

۱۔ عمر رسیدہ بزرگ۔ دس سال سے چھوٹی عمر کے بچے اور ایسی خواتین جن کی گود میں بچے ہوں بوفے سے مشکل میں پڑ جائیں گے۔ ان کے لئے میز کرسی یا فرش پر انتظام ضرور کریں

۲۔ صرف ایسے کھانے مہیا کریں جو آسانی سے چمچے یا کانٹے سے کھائے جا سکیں۔ چاول جن میں گوشت کی چھوٹی بوٹیاں بغیر ہڈی کے شامل ہوں۔ شامی کباب۔ سیخ کباب۔ قیمہ۔ سبزیوں کی ترکاری۔ تلی ہوئی مچھلی کے چھوٹے قتلے یا مچھلی کے شامی کباب۔ تافتان جو چار چار ٹکڑوں میں کاٹ کر رکھ دیئے ہوں۔ روسٹ یا فرائی چکن یا بغیر ہڈی کے ہو یا اتنا اچھا نرم ہو کہ چمچے یا کانٹے سے ٹوٹ جائے۔

۳۔ چپاتی۔ ٹھنڈے نان پراٹھے زیادہ سالن والی اشیاء نا موزوں ہوں گی۔ یہ آسانی سے نہیں کھائی جا سکتیں۔

۴۔ مہمان بھی زندہ دلی کا مظاہرہ کریں اور تمام اشیاء سے حصہ لیں۔ محض چکن سے سیر نہ ہوں۔ گلاس سے ایک ہی وقت جتنا پانی پینا ہو پی لیں کیونکہ مہمانوں کی تعداد سے دو گنے گلاس شاید ہی کسی بوفے میں رکھے جائیں۔

ایک شادی کے بوفے میں چکن کے بڑے بڑے پیس رکھے گئے تھے ایک صاحب نے اپنی پلیٹ بریانی اور قورمہ سے بھری پھر روسٹ چکن کا پیس اٹھایا جو ران اور ٹانگ پر مشتمل تھا۔ یہ تقریباً نو انچ لمبا تھا اور بریانی کے اوپر سے پلیٹ سے باہر جا رہا تھا۔ بزرگ کے ایک ہاتھ میں پلیٹ تھی دوسرے سے انہوں نے چکن پیس اٹھایا اور دانت سے ران کاٹنے کی کوشش کی۔ چکن اتنا سخت تھا کہ دانت سے نہ ٹوٹا۔ بزرگ نے کہا "اوہو بھئی بڑا سخت ہے" اور اب اس پیس کے DISPOSAL کا مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ اگر وہ اپنی پلیٹ پر رہنے دیتے تو بریانی نہ کھا پاتے۔ الگ کوئی ٹرے یا بن وغیرہ نظر نہ آیا چنانچہ انہوں نے اس پیس کو واپس وہاں ہی رکھ دیا۔ جہاں سے اٹھایا تھا!!

یوکرائن میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

ناظم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے نو آزاد روسی ریاست یوکرائن کے تعلیمی اداروں میں غیر ملکی طالب علموں کے تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں مکرم فرخ کامران صاحب لاہور کی ارسال کردہ معلومات بھجوائی ہیں۔

لاہور کے ایک پرائیویٹ ادارہ E.T.S یعنی ایجوکیشنل اینڈ ٹریڈنگ سروسز یوکرائن میں داخلہ کا ذمہ دار ہے۔ یہ ادارہ اپنی فیس کے عوض لاہور میں داخلہ فارم سے لے کر یوکرائن میں داخلہ دلوانے اور وہاں پر مناسب راہنمائی کے لئے سہولیات فراہم کرتا ہے۔

داخلہ کا طریق کار:۔ یوکرائن میں تعلیمی سیشن ستمبر میں شروع ہوتا ہے۔ داخلے جولائی تک مکمل ہو جاتے ہیں۔ جملہ فارم داخلہ E.T.S کے دفتر واقع فاطمہ بلڈنگ ۸۔ مزنگ روڈ فون نمبر ۳۱۱۴۱۹ سے دو سو روپیہ کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ادارہ داخلہ کروانے کے متعلق تمام فرائض خود انجام دیتا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۱۱ میں مرزا عبد الحفیظ ایڈووکیٹ ولد مرزا غلام رسول صاحب قوم مغل پیشہ وکالت عمر ۷۷ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۰ء ساکن نوشہرہ کینٹ ضلع نوشہرہ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۲۶ E زریاب کالونی فقیر آباد نمبر ۲ پشاور مالیتی -/۱۳،۰۰،۰۰۰ روپے (۲) مکان واقع گنج جدید بر لب سڑک ایبٹ آباد ضلع ہزارہ مالیتی -/۸،۰۰،۰۰۰ روپے۔ (۳) پلاٹ واقع گنج جدید بر لب سڑک ایبٹ آباد ضلع ہزارہ مالیتی -/۵۰،۰۰۰ روپے۔ (۴) زرعی زمین ۵۰ بیگھہ واقع موضع مرالہ ضلع گجرات پنجاب مالیتی -/۸،۰۰،۰۰۰ روپے۔ (۵) زرعی زمین ۱۰ بیگھہ واقع موضع ہیلاں ضلع گجرات پنجاب مالیتی -/۱۵۰،۰۰۰ روپے۔ آئٹم نمبر ۱ تا نمبر ۵ میں میرا حصہ ۱/۳ ہے۔ (۶) بانڈ مالیتی ایک لاکھ چالیس ہزار روپے۔ (۷) نقد الائیڈ بنک نوشہرہ کینٹ -/۶۵،۰۰۰ روپے (۸) امریکی ڈالر -/۱۰۰۰ ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰۰ روپے ماہوار بصورت وکالت و آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا عبد الحفیظ ایڈووکیٹ بالمقابل فیڈرل گرلز سکول نوشہرہ کینٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد رشید ارشد نائب صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ گواہ شد نمبر ۲۔ طیب احمد ناظم خدمت خلق نوشہرہ کینٹ۔

مسل نمبر ۲۸۸۱۲ میں حمید احمد طاہر ولد چوہدری سعید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰۵ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حمید احمد طاہر R۷۹۷/۹ دستگیر سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد شاہد برادر موصی نمبر ۲۶۶۴۸۔

مسل نمبر ۲۸۸۱۳ میں حمیرا تنویر زوجہ تنویر الاسلام صاحب قوم ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۱۵۰۰۰ روپے۔ (۲) زیورات طلائی ۱۸۰ گرام مالیتی -/۵۴۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/۶۹۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ حمیرا تنویر R۴۰۹/۱۹ النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ تنویر الاسلام خاوند موصیہ۔

احمدی ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کیلئے
ضروری اطلاع

ربوہ میں احمدی ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن قائم ہے۔ جس کے جنرل سیکرٹری مکرم صوفی علی محمد صاحب اقصیٰ روڈ صوفی ہومیو شفاخانہ مقرر ہیں۔ بیرونجات کے احمدی ہومیو پیتھ ڈاکٹروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے نام اور پتہ جات سے مکرم سیکرٹری صاحب کو مطلع کریں تا کہ ان کے طبی تجارب سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اور ہومیو پیتھک علاج میں مزید ترقیات کے بارے میں ان سے مشورہ لیا جا سکے۔

ابو المنیر نور الحق ۔ صدر ہومیو پیتھ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ربوہ

بازیافتہ نقدی

"کسی دوست کی کچھ نقدی بہشتی مقبرہ سے گری ہوئی ملی ہے جن صاحب کی ہو دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں"

بقیہ : صفحہ ۱

کہ کشمیر میں مسلمانوں پر ایسے زبردست مظالم توڑے جا رہے ہیں کہ خود ہندو منصف مزاج لوگوں نے اور صاحب حق لوگوں نے اس کے خلاف بڑی شدت سے آواز اٹھائی ہے۔ حکومت کی قائم کردہ تحقیقاتی کمیٹیوں نے ثابت کیا ہے کہ بہت ہی بہیمانہ مظالم ہماری فوج کی طرف سے مظلوم مسلمانوں پر توڑے گئے ہیں۔ لیکن کوئی ذکر آپ کو نہیں ملے گا کہ یہاں کوئی واقعہ بھی ہو رہا ہے لیکن چونکہ عراق نے کسی وقت، کہا جاتا ہے شیعوں پر ظلم کئے تھے یا کردوں پر کئے تھے ان موہوم ظلموں کی یاد میں عراق کی ساری آبادی کو مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایک طرف یہ انصاف ہے اور دوسری طرف اسرائیل کا حال ہے کہ تمام دنیا کی اپیلوں کو رد کرتے ہوئے تمام دنیا کی طرف سے بارہا توجہ دلانے کے باوجود یونائیٹڈ نیشنز میں اس موضوع پر بحثوں کے باوجود اسرائیل اپنی جگہ پر اڑا رہا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں چار سو فلسطینی مسلمانوں کو واپس اپنے ملک میں لے لوں جن کو اسرائیل کی حکومت نے جبراً اپنے ملک سے نکال باہر پھینکا ہے جن کا کوئی ملک نہیں۔ جن کو مدد دینے کے لئے جو کوششیں کی جاتی ہیں ان کی راہ میں بھی خود اسرائیل روک ہے۔ بہت ہی دردناک حالات میں وہ کیمپوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔"

(خطبہ فرمودہ ۵ فروری ۱۹۹۳ء)

بقیہ : صفحہ ۶

ہے ان کی فیس ۱۵ ہزار سے ۲۰ ہزار روپے تک ہے جس میں تین ہزار روپے داخلہ فارم کے ساتھ اور باقی داخلہ کے بعد لیکن یوکرائن جانے سے پہلے ادا کرنے ہوں گے۔

یوکرائن کے جن اداروں میں داخلہ مل سکتا ہے ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ سٹیٹ یونیورسٹی آف انجنیئرنگ
۲۔ یونیورسٹی آف ایروناٹیکل انجنیئرنگ
۳۔ سٹیٹ یونیورسٹی آف میڈیکل سائنس

پہلی دونوں یونیورسٹیاں چھ چھ سال میں جب کہ میڈیکل یونیورسٹی سات سال میں ڈگری دیتی ہے۔ تینوں میں پہلے سال زبان سکھائی جاتی ہے۔ ان یونیورسٹیوں کے اخراجات مغربی ممالک کی یونیورسٹیوں سے بہت کم ہیں۔ اور یہ اقوام متحدہ کے تعلیمی ادارے یونیسکو سے منظور شدہ بھی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۳۔ اپریل۔ گذشتہ ڈیڑھ دن سے تیز سرد ہوا چل رہی ہے جس سے سردی نسبتاً بڑھ گئی ہے آسمان پر ہلکے ہلکے بادل ہیں جس سے دھوپ نمایاں نہیں ہو رہی۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایٹمی مسئلہ پر پاکستان سے امتیازی سلوک کیا جا رہا ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ روکنے کے سمجھوتے پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہیں اگر بھارت بھی ایسا کرے۔ پاکستان جمہوریت انسانی حقوق اور بنیادی آزادی پر یقین رکھتا ہے اور ان اصولوں سے وہ کبھی انحراف نہیں کرے گا۔ یہ باتیں وزیراعظم نے بون میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

○ ایک امریکی ادارے نے کانگرس کو رپورٹ دی ہے کہ منشیات کے سمگلروں کے خلاف حکومت پاکستان کا ریکارڈ حوصلہ افزا نہیں اور کہ امریکہ میں استعمال ہونے والی ۲۰ فیصد ہیروئن پاکستان کی غیر قانونی لیبارٹریوں میں تیار ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ کے تین اراکین منشیات کے سمگلر ہیں۔

○ پاکستان سلامتی کونسل کا صدر بن گیا ہے۔ جمشید مارکر جو اس عہدے پر متمکن ہوئے ہیں نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل کی صدارت بلاشبہ پاکستان کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

○ امریکہ کے سفیر مسٹر مونجو نے کہا ہے کہ امریکہ یہ فیصلہ نہیں کرتا کہ کون کس کرسی پر بیٹھتا ہے اور نہ ہی صدر اور وزیراعظم کی ملاقات ہم نے کرائی ہے انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا۔ اسے صرف جمہوریت کے فروغ سے دلچسپی ہے۔ اور کہ امریکہ کو ایٹمی مسئلہ اور دہشت گردی کے الزامات پر تشویش ہے۔

○ مسلم لیگ کے قائمقام سربراہ نوابزادہ عبدالغفور ہوتی نے کہا ہے کہ مزید وزراء کے استعفے بھی آ رہے ہیں بند کمرے میں گٹھ جوڑ نہیں ہوگا۔ صدر کو بڑی تعداد میں ارکان اسمبلی کے استعفے مل چکے ہیں۔ ارکان کے استعفوں کے بعد صدر کے پاس اسمبلی توڑنے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کی طرف سے کی گئی پیشکش ثبوتوں کے ساتھ عوام کے سامنے لاؤں گی۔ جلد پاکستان پہنچ رہی ہوں۔ قوم کو حقائق سے آگاہ کروں گی۔ وہی فیصلہ کریں گے جو اکثریت چاہے گی۔ یہ باتیں آپ نے اپنے پولیٹیکل سیکرٹری سے فون پر کہیں۔

○ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ حکومت نے ارکان اسمبلی کو خریدنے کے لئے بھاری رقوم لگا دی ہیں۔ ریٹ مسلسل بڑھ رہا ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان میں اپوزیشن کی سرگرمیوں پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔ اپوزیشن کو اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ غیر جمہوری طریقوں اور منفی سیاست سے صرف جمہوری نظام کو نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے برسر اقتدار آ کر ملک بھر میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنایا ہے۔ یہ باتیں آپ نے ایک جرمن اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔

○ گلبدین حکمت یار نے اپنی نئی کابینہ کے نام صدر افغانستان کو پیش کر دیئے ہیں۔ احمد شاہ مسعود کو نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ کے عہدے پیش کئے گئے ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ ایم کیو ایم کے چیف الطاف حسین ڈاکٹر عمران فاروق ڈاکٹر صفدر باقری سلیم شہزاد اور ان کے دیگر ۸۰ ساتھیوں پر آٹھ اپریل کو مقدمے کا آغاز کیا جائے گا۔

○ ہندوستان کے شہر احمد آباد میں ہندو مسلم فساد کی شدت کی وجہ سے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ پولیس کے ذرائع کا کہنا ہے کہ ہندوؤں کے مسلمانوں پر حملے کی وجہ سے ان پر آنسو گیس کے گولے پھینکنے پڑے۔

○ سیکرٹری خارجہ شہریار خان نے کہا ہے کہ جرمنی کو احساس ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل ہونا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر بھارت ایٹمی پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کرنے کو تیار ہو تو پاکستان بھی اس پر دستخط کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ جرمن حکام سے کہا گیا ہے کہ وہ بھارت پر اس ضمن میں دباؤ ڈالیں۔

○ جرمنی میں وزیراعظم نواز شریف اور مصر کے صدر حسنی مبارک کی جو آپس میں ملاقات ہوئی اس میں وزیراعظم نے بڑھتی ہوئی بنیاد پرستی پر تشویش کا اظہار کیا۔
بی بی سی نے بتایا ہے کہ افغان مہاجرین کے لئے کام کرنے والی تنظیموں پر قابو پانے کے لئے حکومت کو درپیش دشواریوں پر قابو پانے کے متعلق بھی بتایا۔

○ پیر پگارا نے کہا ہے کہ حکمرانوں کے ستارے گردش میں ہیں۔ صدر اسحق خان کی چادر مضبوط ہے۔ نواز شریف بیمار سیاستدانوں کی بجائے صحتمند سیاستدانوں سے ملاقاتیں کریں۔

○ گورنر بلوچستان نے کہا ہے کہ ان کا منصب غیر سیاسی ہے اس لئے انہیں اس بات کا علم نہیں کہ ملک میں کیا ہو رہا مزید انہوں نے کہا کہ اخبارات پڑھنے چھوڑ رکھے ہیں کیونکہ خبر پڑھتے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ کس پارٹی نے لگوائی۔ شادی اور فاتحہ پر جانا بھی سیاسی رنگ اختیار کر گیا ہے۔

○ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ اب صدر اور وزیراعظم کے تعلقات اس قابل نہیں رہے کہ ان میں مفاہمت ہو۔ لمحہ لمحہ انتہائی نازک ہے۔

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے۔ امتحانات کے بعد بیکار رہنے کی بجائے ہنر سیکھئے۔ آپ کے کام آئے گا۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ منظور شدہ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS 200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS 100/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

پتہ

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید و فاحد علاجگاہ
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
هو الشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۲۱۸۵۲۷
پوسٹ بکس - ۲۲۲
فون ربوہ ۵۵۸
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف